عنوان	سرورِ عشق
لکھاری	نور ارشد
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

سرورِ عشق

نورارشد کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

اسلام و علیکم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

امید ہے کہ سب خیریت سے ہونگے یہ میرا دوسرا ناول ہے امید کرتی ہو آپ سب کو پسند آئے گا-:

♥□♥□♥□♥□

نرم دل لوگ بیوقوف نہیں ہوتے، وہ جانتے ہیں کہ لوگ ان کے ساتھ کیا کھیل، کھیل رہے ہیں لیکن پھر بھی وہ نظر انداز کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ایک خوبصورت دل ہوتا ہے □♥👍

آج فیصلہ ہو گا جرگے میں کی ہمیشہ کی تنہا ایک لڑکی کو قربان کیا جاتا ہے یا وہ لڑکی بچ جاتی ہے

ان کی گھر میں سوگ کا سماں تھا گھر کا لاڈلا فہیم فاروق قتل ہوا تھا ہاے میرا بچا اللہ پوچھے ان ظالموں سے علیزہ بیگم دہاڑیں مار مار کر رو رہی تھی آج فہیم کو مرے ہوئے تین دن ہو گئے تھے

آصف صاحب گاؤں کے سردار تھے اور فہیم کے دادا آج جرگے میں فیصلہ ہونا تھا قتل کے بدلے قتل یا قتل کے بدلے عورت کو قربان کیا جاتا ہے

ماں مجھے ونی ہونے سے بچالیں آپ کو خدا کا واسطہ مجھے یقین ہے میرے بھائی نے قتل نہیں کیا لیکن اس کی سزا مجھے کیوں ملے میں ونی نہیں ہو گی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی آسیہ بیگم کے گلے لگی آسیہ بیگم کا بھی صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ بھی تہنیت کو گلے لگا کر رونے لگی دور سے یہ منظر دیکھ کر سبحان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنی بہن کو قربان نہیں ہونے دے گا

اب یہ تو قسمت کو پتہ تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے:::

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا سگریٹ پے سگریٹ سلگا رہا تھا آج سے پہلے اس نے سگریٹ کو ہاتھ نہیں لگایا تھا لیکن جب سے فہیم اس کا جان سے پیارا بھائی جو اس کی زندگی تھا وہ دنیا سے گیا تھا وہ جب سے کمرے میں بیٹھا سگریٹ پہ سگریٹ سلگا رہا تھا

اس نے فیصلہ کر لیا تھا جیسے اس کے جان سے پیارے بھائی کو سبحان نے قتل کیا ہے ہے اسی طرح وہ سبحان کی جان سے پیاری چیز اس چھین لے گا احتشام کو پتہ تھا سبحان کی جان اس کی بہن میں ہی وہ فیصلہ لیتا اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھا تھوڑی دیر میں فریش ہو کر باہر آیا شیشے کے سامنے کھڑا تھا بلاشبہ وہ ایک حسین مرد تھا چھ فٹ دو انچ قد مضبوط جسامت مغرور ناک عنابی لب نشیلی آنکھوں والا وہ ایک خوبصورت مرد تھا ہر لڑکی اس پر فدا تھے مگر وہ تھا جو کسی پر گھاس نہیں ڈالتا تھا اس نے اپنے بال بنائے اور کمرے سے نکل گیا احتشام عاطف صاحب کے کمرے میں گیا اور ان کو فیصلہ سنایا عاطف صاحب اس بات پر راضی ہو گئے

جاؤ میری جان اٹھو ہاتھ منہ دھو نماز پڑھو جاؤ آسیہ بیگم نے اسے کمرے میں بھیجا وہ نہا دھو

کر وضو کر کے باہر آئی اور نماز کے انداز میں دوپٹہ باندھا اور نماز پڑھنے لگی سجدے میں جا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے وہ اپنے قربان نہ ہونے کے لئے دعا کرنے لگی

)مگر ہونا وہی تھا جو منظورِ خدا ہوتا ہے(

تہنیت شیشے کے سامنے اپنے آپ کو دیکھنے لگی کالا سوٹ اس کی دودھیا رنگت پر خوب جچ رہا تھا وہ بہت خوبصورت تھی اس بات میں کوئی شک نہیں تھا اگر وہ اپنے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی کہلائی جاہے تو غلط نہ ہو گا صاف شفاف رنگت ناک میں پہنی بالی اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگاتی تھیں کالی آنکھیں اس پر گھنی پلکیں چھوٹی ناک کٹاودار لب اس پہ تھوڑی پے خم بلاشبہ وہ بہت بڑی کشش تھی

آصف صاحب جرگے میں بیٹھے فیصلہ سنانے والے تھے ایک دم احتشام کا دل دھڑکا کہ منع کر دے ایک لڑکی کو کیو سزا ملے لیکن بدلے کی آگ نے اس کے اندر پہرا ڈال لیا تھا اس

نے اپنے دل کو دپٹا اور خاموش ہو گیا

سبحان نے قتل کیا ہمارے لاڈلے پوتے کا اس کی صورت میں سبحان کی بہن کو ونی کیا جاتا ہے اس لڑکی کا نکاح ہم اپنے بڑے پوتے احتشام سے کروائیں گے یہ سننے کی دیر تھی کہ سبحان چیخ اٹھا میں نے قتل کیا ہے نہ تو مجھے قتل کر دے ہو جائے گا آپ لوگوں کا بدلہ پورا میں اپنی بہن کو ونی نہیں ہونے دوں گا سبحان کے والد حمزہ صاحب اسے خاموش کرواتے رہے ان کی آنکھوں میں خود آنسو تھے ان کی لاڈلی قربان ہونے جا رہی تھی

۔ بسسسسسسسسسس آواز نیچے آصف صاحب گرجے جو بول دیا وہی ہو گا

جاؤ بیٹا بہن کو لے کر آؤں حمزہ صاحب نے بوجھل دل سے بولا تو سبحان آنکھوں میں آنسو لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا

کیا ہوا بھائی میں ونی نہیں ہوئی نا بولی نہ بھائی جواب کیوں نہیں دے رہے خدارا جواب دیں ہو گی تم ونی ہونے جا رہی ہو تم قربان تمہارے بھائی کی ایک ناکردہ غلطی کی سزا تم بھگتو گی میری جان سبحان نے یہ بول کر اسے سینے سے لگایا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تہنیت

بلکل ساکت اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی چلو تمہیں بابا بلا رہے ہیں جائیں امی اس کا سامان لادیں۔۔۔

آسیہ بیگم آنکھوں میں آنسو لے کر اس کے کمرے کی طرف کی اور اس کا سامان لانے لگی سبحان اس کا سامان لیکر جرگے میں پہنچا تہنیت اس کے پیچھے چھپی کوئی معصوم بچی لگ رہی تھی وہ تھی بھی ڈرپوک ایک لمحے احتشام اسے دیکھ کر ٹھٹکا بلاشبہ وہ بہت حسین تھی لیکن پھر غصے سے سبحان کو دیکھا آصف صاحب بولے نکاح شروع کریں.. مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا..

تہنیت ولد ہمزہ شیرازی آپ کا نکاح احتشام فاروق ولد فاروق آصف کے ساتھ کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے اس نے کوئی جواب نہیں دیا تو حمزہ صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اس نے اپنے سارے آرمان دل میں دفن کیے قبول ہے کہا اسی طرح دوبار اور دہرایا اور اس نے قبول ہے کہا....

آج کے بعد تمہارا تمہاری بیٹی سے کوئی تعلق نہیں آصف صاحب بولے تو سبحان نے

چونک کر سر اٹھایا اور آنکھوں میں ڈھیروں آنسوں لیے وہاں سے چلا گیا وہ اپنی بہن کو اس حالت میں تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا...

تہنیت اپنے والد کو گلے لگا کر خوب روئی حمزہ صاحب نے اسے اپنے سینے میں دبوچا اور ماتھا چوم کر خوب روئے..

احتشام تم اس لڑکی کو لے کر حویلی پہنچو...جی دادا تہنیت گاڑی میں بیٹھی سوں سوں کر رہی تھی احتشام چڑا اور بولا مس ایکس وائی زیڈ اپنا رونا بند کرو احتشام نے غرا کر بولا تہنیت سہم کر گاڑی کے دروازے سے چپک کر بیٹھ گئی اور منہ میں بڑبڑائی (اللہ مجھے ان ظالم لوگوں سے بچالے اتنی سیدھی سادی، معصوم اور پیاری لڑکی کو آپ ایسی سزا دینگے) احتشام نے اسے ترچھی نظر سے دیکھا اور اس کی بات سن کر لب دبا کر ہنسا اور پھر سنجیدگی سے ڈرائیونگ پر دیہان دینے لگا ان کی گاڑی حویلی پہنچی وہ بہت سہمی ہوئی تھی جیسے ہی گاڑی سے نکلی علیزہ بیگم اس کے پاس آئی السلام علیکم اس نے سہم کر سلام کیا تجھ جیسی گھٹیا عورت کو سلام کا جواب دینا نہیں پسند کرتی۔۔۔چٹاخ چٹاخ علیزہ بیگم نے اس کے منہ پر لگاتار دو تھپڑ مارے اتنی زور کے تھے کہ وہ احتشام کے

جوتوں میں جا گری اور آنسو سے رونے لگی امی آرام سے اندر چلیں آپ نہیں میں نہیں جاؤں گی اس کے پنچ بھائی نے میرے جوان بیٹے کا قتل کیا ہے میں نہیں چھوڑوں گی اس کو بس امی اندر چلیں۔۔۔وہ اپنی ماں کو اندر لے کر بڑھ گیا وہ وہاں بیٹھی رو رہی تھی کہ اندر سے نائلہ آئی (کام والی) آئی اور نہوست سے بولی بڑے صاحب نے بولا ہے تمہیں اسٹور کے ساتھ والے کمرے میں بھیج دو اٹھو یہاں سے وہ اس کے پیچھے پیچھے جانے لگی کمرے میں پہنچ کر اسے خوف محسوس ہوا کہ اتنا گندا کمرا ہر طرف جالے لگے ہوئے دھول مٹی کی وجہ سے اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا لیکن اب اس کے بس میں کچھ نہیں تھا چاہے جئے یا مرے یہی رہنا تھا اس کو۔ تم یہاں رہوں گی میں جا رہی ہوں وہ ڈرتے ڈرتے نیچے زمین پر بیٹھ کر اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگی...

میں چھوڑوں گی نہیں اس کو اس کے بھائی نے میرے بیٹے کا قتل کیا ہے میرے جگر کا ٹکڑا مجھ سے چھین لیا ہے وہ ہچکیوں سے روتی احتشام کے سینے سے جا لگی اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے ماں نہیں روئے اللہ سب بہتر کرے گا آپ جائیں میں دادا جان کے پاس سے ہو کر آتا ہوں وہ انہیں کمرے میں چھوڑ کر اصف صاحب کے

کمرے کی طرف بڑھ گیا

امی بابا میں سچ بول رہا ہوں میں نے قتل نہیں کیا بیٹا تو تم نے اس وقت کیوں نہیں بولا حمزہ صاحب آنکھوں میں آنسو لائیں بولے ابو مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا میں کیا کروں پر جو بھی ہے میں اپنی بہن کو وہاں نہیں رہنے دوں گا میں سب سچ سامنے لا کر رہوں گا اللہ نگہبان بیٹا میں اور تمہاری ماں تمہارے ساتھ ہیں وہ روتے ہوئے اپنے ماں باپ کو گلے لگا گیا

بھائی میں آجاؤ نوال میں کمرہ کھٹکھٹا کر بولا احتاج شام جو سگریٹ پی رہا تھا نوال کی آواز سن کر سگریٹ کو پاؤں سے مسل دیا ہاں نوی آجاؤ وہ اندر آتی اپنے بھائی سے لپٹ گئی احتشام نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا بھائی بھابی کہاں ہیں نوال نے اس سے پوچھا کسی کے سامنے تم اس کو بھابھی نہ بولنا ورنہ تمہیں دانٹ پڑ جائے گی اچھا بتائیں نہ کہا ہے وہ اسٹور کے ساتھ والے روم میں ہے مگر بھائی وہ رو۔ تو بہت گندہ ہے بھابھی وہاں کیوں ہے دادا جان نے بولا ہے اس کو وہاں رکھنا ہے اچھا میں مل گئے آتی ہوں نوی بات تو......وہ آگے کچھ

بولتا نوال وہاسے بھاگ گئی

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اللہ جی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہاں اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی وہ اٹھی اور دروازے پر پہنچی جی کون میں نوال آپ کے شوہر کی اکلوتی بہن اس نے شرارتی انداز میں بولا ایک دم دروازہ کھلا تہنیت اسے دیکھتی رہ گئی بلاشبہ وہ بہت حسین تھی تھی نازک سراپا ڈارک براؤن آنکھیں پتلی ناک اور اس میں سونے کی چمکتی لانگ گولڈن بالوں والی گڑیا کو دیکھتی رہ گئی دوسری طرف بھی یہی حال تھا ہوش میں جب آئیں جب پیچھے سے احتشام نے نوال کو پکارا نوال کمرے میں جاؤں اپنے بھائی پہلے بھابھی سے تو ملنے دیں یہ سن کر تہنیت کو 440واٹ کا جھٹکا لگا وہ سوچ میں پڑ گئی وہ ونی ہوئی تھی اور اتنے پیار سے وہ اس کو بھابھی بولا رہی تھی میرا بچہ آپ روم میں جاؤ بعد میں مل لینا او کے بھائی وہ احتشام کو بول کر وہاں سے چلی گئی تہنیت نظریں نیچی کر کے کھڑی رہی وہ آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور کمرے کی جانب لے گیا آپ مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہیں... اس نے ہچکچا کر کہا۔۔۔۔اوہ تو مس ایکس وائے زیڈ اس نے

اس کی بات بیچ میں کاٹ کر بولی میرا نام تہنیت احتشام ہے اس نے اپنے نام کے ساتھ احتشام کا نام لگانا ضروری سمجھا یہ سن کر احتشام کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی آ۔۔۔آپ ۔۔آپ ہنس کیوں رہے ہیں اس نے ناک چڑھا کر کہا م۔۔می۔۔میری مرضی احتشام نے اس کی نقل اتاری اور زور سے ہنس دیا وہ بھی اپنی جگہ خجل سی ہوئی اچھا آپ تہنیت میری بات سنو مجھے تمھارے بابا نے دو دن پہلے بلوا کر کہا تھا کہ سبحان نے فہیم کا قتل نہیں کیا تو جب تک تم یہاں ہو تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا لیکن اگر تمہارا بھائی غلط نکلا تو اس کے بعد کی ذمہ داری میری نہیں ہو گی جب تک سب سچ سامنے نہیں آئے گا تم میری حفاظت میں ہوں۔۔۔وہ خاموش ہو کر سن رہی تھی دیکھیں مجھے بچا لیں وہ آنٹی مجھے مار دینگی وہ رونے لگی احتشام نے اس کو کندھوں سے پکڑا کچھ نہیں کہیں گے وہ میری امی ہے میں سمجھا دونگا چلو سو جاؤ تم بیڈ پر میں صوفے پر سو جاؤں گا احتشام نے اسے بیڈ پر لٹایا اور خود صوفے پر جا کر لیٹ گیا وہ تو بیڈ پر لیٹتے ہی سو گئی مگر احتشام کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی اس کے دل میں عجیب سے جذبات پیدا ہو رہے تھے شاید یہ نکاح کے دو بولوں کی طاقت تھی.....

دو دن پہلے----:

موبائل کی بیپ بجی اس نے اٹھایا اور بولا جی کون احتشام بھائی میں سبحان تہنیت کا بھائی بات کر رہا ہوں کس کی اجازت سے تم نے مجھے کال کی احتشام دھاڑا یار بھائی پلیز میری بات سن لیں.. مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سنی اس نے غرا کر بولا.. آپ کو اللہ کا واسطہ سن لیں اس نے اپنے لب بھینچے اور بولا جلدی بولو احتشام بھائی اللہ پاک کی قسم میں نے فہیم کا قتل نہیں کیا میں اپنے ماں باپ کی قسم کھاتا ہوں میں نے نہیں کیا یہ سن کر احتشام کے دل نے گواہی دی کہ شاید سبحان سچ بول رہا ہوں کیسے یقین کرو تمہارا؟ اس بار وہ نرم لہجے میں بولا آپ مجھ سے کسی کی بھی قسم اٹھوا لیں میں نے سچ میں اس کا قتل نہیں کیا -----پھر کس نے کیا ہے سبحان اگر تو یہ سب سچ ہوا کہ تم نے قتل نہیں کیا تو تمہیں پورے گاؤں کے سامنے تمہاری عزت واپس کروں گا اور اگر نہیں تو ایسی دردناک سزا دوں گا کہ دنیا دیکھے گی ی ایک جھوٹ اور قتل کا انجام پوری دنیا دیکھے گی جی بھائی او کے اللہ حافظ بھائی میری بہن کا خیال رکھیے گا وہ بہت معصوم اور نازک ہے---ہممممم---اللہ حافظ--

کہاں بھاگ گئی وہ بد بخت نائلہ نے جب آ کر بتایا کہ وہ اپنے روم میں نہیں ہے علیزہ بیگم

نے پورا گھر سر پر اٹھالیا اس شور سے تہنیت کی آنکھ کھلی اور ڈرتے ڈرتے نیچے آئی احتشام

ابھی سو رہا تھا تو اوپر میرے بیٹے کے کمرے میں کیا کر رہی تھی منحوس علیزہ بیگم

نے جب اس کو اترتے دیکھا تو بالوں سے جھٹکا دے کر اپنی طرف کیا !!!!!اہھھھہ چھوڑے

۔۔۔۔ بڑے پر نکل آئے پہلے تیرا بھائی میرے بیٹے کو کھا گیا اب تو میرے دوسرے بیٹے

کو اپنی خوبصورتی کے جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے چٹاخ۔ علیزہ بیگم نے ایک

تھپڑ اس کے منہ پر مارا امی آپ کیا کر رہی ہیں چھوڑیں بھابھی کو۔۔ کوئی نہیں ہے یہ تیری

بھابھی منحوس ہے یہ پھر سے نیت کے بال پکڑ لیے نوال بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے

احتشام کے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ کھول کر بولی بھائی جلدی اٹھیں امی بھابھی کو

جان سے مار دینگی نوی کیا ہو گیا وہ بھی سو رہی ہیں دیکھو بیڈ پر اس نے کروٹ لے کر کہا

بھائی اٹھیں پلیز امی سچ میں بھابھی کو مار دینگی وہ روتے ہوئے بولی وہ ہوش میں آیا اور اپنی

بہن کو روتا ہوا دیکھ کر تڑپ گیا اور ایک نظر بیڈ پر ڈالی اور وہ سمجھ گیا کہ نوال سچ بول رہی

ہے وہ اس کو چپ کرواتا نیچے کی طرف بھاگا نیچے کا منظر دیکھ کر ایک دم سن ہو گیا تہنیت

کے سر سے خون نکل رہا تھا اُٹھ منحوس ابھی بتاتی ہوں تجھے میرے بیٹے پر ڈورے ڈال رہی تھی وہ اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ رہی تھی ایک دم احتشام کو ہوش آیا اور بھاگتا ہوا اپنی ماں کے پاس پہنچا امی چھوڑیں احتشام چیخا پلیز امی چھوڑیں وہ دھاڑا نہیں چھوڑوں گی اس کا بھائی ایک کو کھا گیا اور یہ آوارہ بد چلن عورت میرے بیٹے پر ڈورے ڈال رہی ہے اس کے متعلق یہ الفاظ سن کر احتشام کا خون کھولا امی ابھی قاتل کا پتا نہیں لگا کہ سبحان قاتل ہے یا نہیں اگر سبحان کاتل نکلا تو آپ جو مرضی آئے اس کے ساتھ سلوک کرے گا ابھی یہ میری ذمہ داری ہے جب تک کوئی اسے ہاتھ نہیں لگائے گا اور اگر اس کو کسی نے ہاتھ لگایا تو میں گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا..اس کی بات سن کر علیزہ بیگم گھبرا گئی نہیں بیٹا مجھے نہیں چھوڑنا...وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی احتشام کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے مگر وہ کمال مہارت سے چھپایا گیا وہ جانتا تھا مرد ہے رو نہیں سکتا...

)مجھے یہ سمجھ نہیں آتی مرد رو کیوں نہیں سکتا کیا مرد انسان نہیں، مرد کے اندر دل نہیں، یا پھر مرد کو تکلیف نہیں ہوتی، مرد روئے تو گھر والے بولتے ہیں لوگ کیا کہینگے،، جب ہم یہ سوچینگے لوگ کیا کہینگے تو پھر لوگ کیا سوچینگے،، یار مرد بھی انسان ہے وہ بھی جذبات

رکھتا ہے خدارا مرد کو رونے سے نہ روکا جائے بلکہ ان کو حوصلہ دیں ڈھارس دیں کہ وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے رو سکتا ہے)

فہیم کی وفات سے تین دن پہلے--:

یار اسلم دو دن بعد شکار پر چلیں ہاں فہیم ٹھیک ہے دونوں نے تھوڑی دیر بعد الوداعی کلمات بولے اور دو دن بعد شکار پر جانے کا پلین بنایا

دو دن بعد-:

اسلم کار ڈرائیو کر رہا تھا اور آپس میں باتیں جاری تھی بس کر دے اور آ گیا جنگل اتر تو ہاں تو چل میں آیا۔۔

دوسری طرف سبحان اور اس کے دوست بھی یہی آئے ہوئے تھے چل سبحان وہ ہرن ہے اس پر گولی مار اس نے جیسے ہی نشانہ باندھا اور فائر کیا تو بر وقت ہرن بھاگی اور بلکل اسی جگہ فہیم کھڑا تھا گولی عین سیدھا اس کے دل سے آر پار ہوئی ایسا لگتا تھا جان بوجھ کر چلائی گئی ہو وہ تڑپتا ہوا زمین بوس ہوا سبحان یہ کیا، کیا تم نے وہ ایک دم گھبرایا اور بولا ابے او و کمینوں مانا

میں نے فائرنگ کی مگر میری گولی اسے نہیں لگی اچھا بھاگ یہاں سے اس سے پہلے الزام ہم پر آئے اتنے میں اسلم آیا پہلے تو ایک دم گھبرا گیا پھر سنبھلا تو سجان لوگوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا پھر جلدی سے اس کو اٹھا کر بھاگا اور جنگل میں ایک خوفناک قہقہہ گونجا فہیم کے دوستوں کو لگا کہ سجان نے گولی ماری ہیں مگر در حقیقت تو یہ تھا کہ گولی سجان نے نہیں عمران عرف (عمی) نے دشمنی میں ماری ہے۔۔۔

ہیلو احتشام بھائی فہیم کو گولی لگی ہے آپ جلدی سے ہاسپیٹل آئے میں وہیں لے کر پر رہا ہوں یہ سن کر احتشام بالکل ساکت ہو گیا اوکے میں آتا ہوں بائے اسلم نے اس کو اسپتال کی لوکیشن بھیجی وہ بھاگ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر اسپتال کی طرف بھاگا۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر جلدی دیکھیں اسلم چیختا ہوا ڈاکٹر کو پکار رہا تھا پہلے تو ڈاکٹر نے منع کر دیا کہ یہ پولیس کیس ہے مگر اسلم نے بتایا کہ یہ احتشام کا بھائی ہے اور ڈاکٹر وھاب تو احتشام کو بہت اچھے سے جانتے تھے تو جلدی سے فہیم کو آپریشن تھیٹر میں لے گئے اس کی گولی دل کے آر پار ہوئی تھی اتنے میں احتشام آگیا اسلم نے سب کچھ بتا دیا اتنے میں ڈاکٹر باہر نکلے احتشام بھاگتا ہوا ڈاکٹر کے پاس پہنچا کیا ہوا ڈاکٹر ڈاکٹر بتائیں۔ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

ائم سوری مسٹر احتشام خون زیادہ بہنے کی وجہ سے ہم انہیں نہیں بچا سکے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا آپ جھوٹ بول رہے ہیں وہ اس روم کی طرف بھاگا جہاں فہیم تھا فہیم اٹھو وہ روتے ہوئے بل رہا تھا یار تو مجھے نہیں چھوڑ کر جا سکتا وہ بلک کر روتا اس کے گلے لگا تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا اور اس کی تدفین کے تیاری کرنے چلا گیا

جی ابو فہیم کو گھر لا رہے ہیں اس نے بہت ضبط سے بولا ہاں بیٹے میں کوشش کرتا ہوں انہوں نے نم آواز سے بولا فاروق صاحب علیزہ بیگم کو آواز دیتے بولے جی فاروق علیزہ ہمارا فہیم اس دنیا میں نہیں رہا کیییییییییبیا۔۔ فاروق آپ کا دماغ درست ہے ایسا نہیں ہو سکتا وہ چیختے روتے بلکتے فاروق صاحب کے سینے سے لگی اور وہ انہیں چپ کروانے کی کوشش کرنے لگے۔۔

حال:-

احتشام تہنیت کو کندھے سے پکڑ کر اپنے روم میں لایا تم بیڈ روم بیٹھو میں دوائی لے کر آتا ہوں وہ اس دھوپ چھاؤں آدمی کو دیکھ رہی تھی وہ گیا اور الماری سے فرسٹ ایڈ باکس لے

کر آیا اس میں سے ٹیوب نکالی اور اس کے زخم پر مرہم لگانے لگا وہ اسے ٹک ٹکی باندھے

دیکھ رہی تھی اور آنکھوں میں آنسو تھے احتشام نے کچھ بولنے کے لئے منہ اوپر اٹھایا ایک

پل تو وہ اس کی کالی آنکھوں میں گم ہو گیا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے تھک

ٹھک چھوٹے صاحب آپ کو نیچے بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں کام والی میں نے دروازا کھٹکھٹا کر

بولا تو دونوں ہوش کی دنیا میں آئے اچھا آپ جائیں میں آتا ہوں ملازمہ نیچے چلی گئی اب

تم میری بات سنو وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس سے بولا مجھے پتا ہے امی نے غلط کیا تمہارے

ساتھ میں وعدہ کرتا ہوں اب کچھ نہیں ہونے دوں گا یہ بولنے کی دیر تھی کہ وہ پھوٹ

پھوٹ کر رونے لگی اور احتشام کے سینے سے جا لگی اچھا تہنیت چپ ہو جاؤ لو پانی پیؤ وہ اس

کے بالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا اس نے اپنے ہاتھ سے پانی پلایا اور اس کے آنسو

صاف کیئے چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تمھیں تمھارے والدین کے پاس لے چلتا ہوں

چچچچچچ وہ ایک دم چیخ کر بولی آرام سے لڑکی میں یہی کھڑا ہوں وہ ایک دم جھینپ گئی اچھا

جاؤ میں آتا ہوں ماں کی بات سن کر

عمّی بھا مزا آ گیا آج کا مال بہت زبردست تھا اچھا اب سن۔۔ سنا ہے گاؤں کے سردار آصف

کا پوتا کیا نام ہے اس کا ہاااا احتشام وہ اس کا نام سوچتے ہوئے بولا سنا ہے اس کی شادی زبردستی ہوئی ہے وہ کمینگی سے بولا لال دانت گلے میں چین کانوں میں بالیاں وہ امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد تھا ہاں عمی بھا اس کے پاس بھی بڑی کمال کی لونڈی ہے وہ اتنی خباثت سے بول رہے تھے

ٹھک ٹھک بھائی صبر کرو کرو اتنی زور زور سے دروازہ بجاتے ہیں اللہ معافی آسیہ بیگم میں بڑبڑاتے ہوئے جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے والے کو دیکھ کر ایک پل کو شاکڈ ہو گی جیسے ہی وہ ان کے گلے لگی ایک دم ہوش میں آئیں اور کسس کر اس کو گلے لگا لیا دونوں ماں بیٹی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اچھا آپ دونوں رونے کا شغل جاری رکھیں میں تو چلا ای آسیہ بیگم ایک دم ہوش میں آئی اور بولی نہیں بیٹا چلو اندر تمہارا بہت بہت شکریہ تو مجھے میری بیٹی سے ملوانے لائے وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی بیٹا بھی بول رہی ہیں اور شکریہ بھی اٹس نوٹ فئر اس کے منہ سے امی سن کر آسیہ بیگم اور تہنیت حیران تھی آپ لوگ حیران کیوں ہیں کک کچھ نہیں بیٹا آؤ اندر آؤ وہ تینوں اندر کی جانب بڑھ گئے

شام میں سبحان اور حمزہ صاحب گھر میں داخل ہوئے اندر بیٹھے وجود کو دیکھ کر دونوں کے

جسم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی سبحان بھاگ کر تہنیت کو گلے لگا گیا گڑیا، میری جان کیسی ہو وہ روتے ہوئے بولا میں ٹھیک ہوں بھیاوہ بھی روتی ہوئی بولی مجھے بھی ملنے دو بھئی میری لخت جگر سے سبحان آنسوں صاف کرتا تہنیت سے الگ ہوا پھر احتشام سے ملنے لگا وہ دونوں باپ بیٹی گلے لگ کر گھنٹوں بات کرنے میں مصروف ہو گئے اڑے گڑیا تمہارے سر پر کیا ہوا سبحان بولا تو احتشام اور تہنیت ایک دم گھبرا کر گئے تہنیت سنبھل کر بولی کچھ نہیں بھیا میں سیڑھیوں سے گر گئی تھیں اچھا میری جان دیکھ کر چلا کرو۔۔۔

چل راشد اس احتشام کی بیوی کا دیدار کر کے آئی عمران خباثت سے بولا جی ا عمی بھائی چلیں ویسے بھی کچھ اچھا مال دیکھنے کا دل کر رہا ہے

دونوں ایک بھرپور شام گزار کر گھر کی طرف روانہ تھے ویسے ایک بات ہے تہن وہ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر ایک دم حیران ہوئی ج۔جی۔جی کیا.. تمہارے منہ میں زبان بھی ہے یہ مجھے آج پتا چلا کہ وہ ایک قہقہہ لگا کر بولا تو تہنیت خجل ہوئی اور ایک ناراض نظر احتشام پر ڈالی۔۔اچھا اچھا سوری مذاق کر رہا تھا آئس کریم کھاؤں گی اس نے اثبات میں

سر ہلا یا دونو آئس کریم پلر کی طرف چل پڑے اوکے تہمن تم گاڑی میں بیٹھ کر ویٹ کرو میں آتا ہوں کون سا فلیور۔۔ کوئی سا بھی لے لیں۔اوکے جی میں آیا۔

وہ رہی عمی بھائی یہ ہی ہے احتشام کی بیوی ہے چلے چلتے ہیں ہائے ڈارلینگ وہ خباست زدہ نظروں سے تہنیت کو دیکھتے ہوئے بولا جی کون تہنیت گھبرا کر بولی تمھارے عاشق عمران ایک دم بولا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا چھوڑو بغیرت انسان میرا ہاتھ وہ ایک دن چیخی آواز بند جس طرح تیرے دیور کو جان سے مارا اور الزام تیرے بھائی پر آیا اسی طرح تجھے بھی مار دینگے چل ہمارے ساتھ وہ ساری بات سن کر شاکڈ تھی اور پیچھے کھڑا شخص بھی سکتے گیا علم میں تھا وہ تہنیت کو گاڑی سے نکالنے ہی لگے تھے اتنے میں پولیس کے ہارن کی آواز آئی وہ بھاگنے ہی لگے تھے کہ احتشام نے آکر دونوں کو ایک ایک گھونسا مارا وہ دونوں زمین پر گر پڑے جب احتشام میں ساری بات سنی تو اس نے اپنے دوست جو ڈی ایس پی تھا اسے کال کر کے جگہ پر آنے کا بولا جو پانچ منٹ میں پہنچ گیا کیونکہ احتشام نے جو لوکیشن احمد صاحب کو بھیجی تھی اس کے قریب ہی آج ان کی ڈیوٹی تھی

تجھے شرم نہیں آئی میرے معصوم بھائی کا قتل کرتے ہوئے اور آج میرے سامنے میری

ہی بیوی سے بد تمیزی کر رہا ہے وہ اسے خوب مارتے ہوئے بولا لے جاؤ ان خبیثوں کو احمد اور اگر یہ جیل سے بھاگے تو اچھا نہیں ہو گا میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوا سٹیشن وہ غیض و عضب کی حالت میں بولا اور تہنیت کو بازو سے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھایا۔

احمد صاحب عمر اور راشد کو وہاں سے لے جا کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا اور تھانے داروں سے ان کی خوب مرمت کا بولا۔۔۔

ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا آج سارے راز فاش ہونے تھے آج رہائی ہونی تھی تہنیت کی کیا وہ احتشام سے الگ ہو پائے گی جب اس کا بھائی بے قصور نکلے گا؟؟

تہن آپ تیار ہو جاؤ آج کوٹ جانا ہے عمر کو سزائے موت سنائی جائے گی فہیم کے قتل کے سلسلے میں اور تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کے سلسلے میں ایک ٹک وہ اسے دیکھ رہی تھی قدم بڑھا کر اس کے پاس آئے دونوں مسلسل ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے وہ احتشام کے پاس آئی اس کا ہاتھ پکڑ کر زورو قطار رونے لگی کیا ہوا تہن کیوں رو رہی ہو وہ اس کو گلے سے لگائے خاموش کروا رہا تھا میری جان ہوا کیا ہے وہ آپ مجھے چھوڑ تو نہیں دیں گے

نہ وہ یہ جملہ ہچکیوں میں بول رہی تھی نہیں میری جان کس نے بولا میں تمہیں چھوڑ دوں گا آنسو صاف کرو اور نیچے چلو امی انتظار کر رہی ہیں اور بے فکر ہو جاؤ امی نے تمہیں قبول کر لیا جب اتنی حسین لڑکی ان کے بیٹے کی جان ہے تو پھر وہ تمہیں کیوں قبول نہیں کریں گی؟😂 وہ شرارت سے بولتا اس کے چہرے پر مسکان لے آیا ہوں چلاو جاؤ چینج کرو پھر چلتے ہیں وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا

امی ابو آپ چھوڑیں بس میں چلے جاتا ہوں بیٹا دیکھ لو جی جی ابو میں چلے جاتا ہوں چلو اللہ کی امان میں جاؤ آسیہ بیگم سبحان کو دعائیں دینے لگی اور وہ کوٹ جانے کے لیے باہر نکلا

وہ دونوں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے کہ اچانک تہنیت کی نظر علیزہ بیگم پر پڑی تو ڈر کے مارے احتشام کے بازو سے چپکی علیزہ بیگم اس کا ڈر دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو گئی آؤ بیٹا ناشتہ ریڈی ہے انہوں نے آگے بڑھ کر تہنیت کو گلے لگایا وہ ایک دم گھبرانے لگی پھر اپنے آپ کو کمپوز کیا علیزہ بیگم اس سے الگ ہوئی اور بولی بیٹا مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا نہیں انٹی غلط فہمی ہوئی تھی آپ کو اب دور ہو گی میرے لئے

یہی کافی ہے آپ معافی مانگ کر مجھے شرمندہ نہ کریں وہ ان کے گلے لگی آج سے تم
آنٹی نہیں امی بولو گی سمجھی وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولی تو احتشام اور تہنیت مسکرا دیئے

بھائی ملاف ہو گیا وہ اس کی کان میں بولی تو احتشام کا قہقہہ گونجا علیزہ بیگم اور تہنیت نے اس
کو گھور کر دیکھا تو وہ چپ ہوا اور بولا ماں ہم چلتے ہیں کوٹ جانا ہے آج عمر کو سزائے موت
سنائی جائے گی بھائی میں بھی چلو پلیز منع نہیں کرے گا اوکے گڑیا ریڈی ہو جاؤ اوکے میرا
بچہ اللہ کی حفاظت اسے دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ کر کورٹ
کی طرف روانہ ہو گئے گئے

انہوں نے گاڑی پارک کی گڑیا تم اندر چلو میں اور تہنیت آتے ہیں اوکے بھیا گاڑی سے
اتری اور اندر کی طرف بڑھنے لگی سبحان عجلت میں باہر آیا تھا کہ اتنے میں زبردست
تصادم ہوا مقابل زمین بوس ہوتی کہ اس نے جلدی سے ہاتھ پکڑ کر نوال کو گرنے سے
بچایا اور جیسے ہی اس کی طرف دیکھا تو ایک دم شاکڈ ہوا کالی آنکھیں تھوڑی پر خم نازک
سراپا وہ ایک پل اس میں گم ہو گیا ہوش میں جب آیا جب احتشام نے آواز دی سبحان نے

پھرتی سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور سیدھا ہو کر کھڑا ہوا کیا ہوا گڑیا احتشام نے نوال کو دیکھ کر پوچھا کچھ نہیں بھیا اسلام علیکم احتشام بھائی وہ آگے بڑھ کر اس سے بغلگیر ہوا و علیکم سلام کیسے ہو شہزادے میں ٹھیک آپ بتائیں اللہ کا کرم ہے اس کے بعد اس نے تہنیت کو گلے لگایا بھائی کیسے ہیں میں ٹھیک میری جان تم بتاؤ اللہ کا شکر ہے بھائی یہ میری چھوٹی سی نند پلس بہن اور نوال یہ ہے میرے بڑے بھائی سبحان ان دونوں نے ہائے ہیلو کیا اور اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔

تمام گواہوں اور ثبوتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کوٹ اپنا فیصلہ سناتی ہے کہ عمر اسلم کو احتشام کے بھائی فہیم کے قتل کے سلسلے میں اور احتشام کی بیوی کے ساتھ بد تمیزی کی صورت میں سزائے موت کا حکم دیتی ہے ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ عمر کے دوست فیصل راشد فہیم کے قتل میں ملوث کی صورت میں 10 سال کی عمر قید اور پچاس ہزار جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیتی ہے

کوٹ ازوائن ڈپ۔۔۔

مجھے معاف کر دینا سبحان تم پر شک کیا نہیں احشام بھائی معافی مانگ کر مجھے شر مندہ نہ

کریں وہ دونوں بغلگیر ہوئے گلے ملتے ہوئے سبحان نے ایک نگاہ نوال پر ڈالی اور اس سے پیچھے ہوا چلو اللہ حافظ ہم کل آئیں گے گھر۔۔ ٹھیک ہے بھائی اللہ حافظ الوداعی کلمات ادا کر کے سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے

ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا سورج بھائی نے اپنا مکھڑا دیکھایا سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے عورتیں گھر کے مرد باہر کے مگر ایک شخص ایسا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا اور وہ ہے نوال اور وہ سبحان کو سوچنے میں گم تھی

امی ابو ہمم بیٹا بولو مجھے آپ لوگوں سے ایک بات کرنی ہے ہاں بھئی بولو بھی آسیہ بیگم بیچینی سے بولی امی وہ نہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں اچھا تو وہ کون ہے جس نے ہمارے بیٹے کے دل پر دستک دی آسیہ بیگم شرارت سے بولی 😂🤣 اممممممممییییی ہاہاہاہاہاہا اچھا اچھا سوری اب نام بھی بتاؤ امی وہ احتشام بھائی کے بہن نوال............بیٹا تمھے پورا اختیار ہے فیصلہ کرنے کا ہم احتشام سے بات کرینگے۔۔ ٹھیک ہے امی وہ اپنے ماں باپ کو گلے لگا کر اپنے روم کے طرف بڑھ گیا

تہن ریڈی ہو جاؤ آج چلنا ہے امی کے گھر یاد نہیں جی بس رہڈی ہونے جا رہی ہوں او کے جلدی آو میں اتنے ماں کو بتا کر آتا ہوں جی ٹھیک ہے.... وہ نیچے آیا اور آواز لگائی ماااں ہاں بولو بیٹا ماں میں تہنیت کو اس کے گھر لے کر جا رہا ہوں رات لیٹ ہو جائینگے او کے بیٹا سلام کہنا میرا جی اچھا ماں

دونوں سبحان کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ حمزہ صاحب بولے کہ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے جی ابو بولیں بیٹا میں اپنے سبحان کے لئے آپ کی بہن نوال کا ہاتھ مانگتا ہوں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو ہم کل آپ کے گھر آجائیں آپ کی امی سے بات کرنے جی جی ابو کیوں نہیں میں ماں کو بتا دوں گا جزاک اللہ بیٹا بابا کوئی بات نہیں اور ویسے بھی ہمیں سبحان سے اچھا لڑکا نوال کے لیے نہیں ملے گا چلیں کھانا لگ گیا آجائے سب خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا پھر دونوں اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے

احتشام نے آسیہ بیگم سے بات کر لی تھی انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا جب یہ بات نوال کو پتہ لگی تو اس نے سوچا کیا دعائیں اتنی جلدی بھی قبول ہوتی ہیں اس نے اپنے رب کا ڈھیر سارا شکریہ ادا کیا کہ تہنیت اس کے کمرے میں آئی اور بولی بھابھی جان تیاری کر لی پیا کے گھر جانے کی نوال اس کی بات سن کر شرمانے لگی اور ایک خفگی نگاہ تہنیت پر ڈالی اچھا بابا سوری اب جلدی سے تیار ہو جاؤ امی ابو اور بھائی آتے ہی ہوں گے وہ یہ بولتی ہوئی اس کمرے سے نکلی اور اپنے روم کی طرف بڑھی

آسیہ بیگم، حمزہ صاحب اور سبحان اچکے تھے سب ڈائیننگ روم میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے اتنے میں آسیہ بیگم بولی تہنیت بیٹا ذرا ہماری بیٹی کو لے کر آؤ۔۔جی امی وہ اس کو لینے اُپر کی طرف بڑھ گئی

علیزہ بیگم نے تہنیت کے گھر والوں سے معافی مانگ لی تھی اور انہوں نے بھی دل سے معاف کر دیا تھا (ویسے بھی اللہ معاف کرنے والے کو پسند کرتا ہے)

تہنیت اسے لیکر دوم میں آئی ماشاءاللہ ماشاءاللہ ہماری بیٹی تو بہت پیاری ہے آسیہ بیگم اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولے گی اور ایک نظر اٹھا کر سبحان کو دیکھا وہ بھی مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا نگاہوں کا تصادم ہوا نوال نے گھبرا کر نگاہ جھکا لی اس کی اس ادا پر سبحان دلکشی سے مسکرایا

شادی کی تاریخ بڑوں نے ڈسائیڈ کر لیتی اگلے مہینے کی 22 تاریخ کو نکاح تھا آج فروری کی 27 تاریخ تھی سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا اور سبحان والے اپنے گھر روانہ ہو گئے

احتشام اٹھے یہ دودھ کا گلاس پی لیں پھر سو جائے گا اس نے اتنے مہینوں میں دیکھ لیا تھا کہ احتشام بنا دودھ پیئے نہیں سوتا اس لئے آج خود لے کر آ گئی وہ حیران تھا اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑا کیا ہوا حیران کیوں ہو رہے ہیں کچھ نہیں وہ اٹھا اور اس کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس لیا اور غٹ پی لیا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔ تہنیت چینج کرنے کی غرض سے واش روم میں گھس گئی کچھ دیر بعد باہر آئی تو

سامنے ہی احتشام کو خود کو تکتا پایا اور ایک دم خجل ہوئی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی آگے بڑھ کر بیڈ سے اپنا تکیا اٹھایا اور صوفے کی طرف بڑھنے لگی تھی... احتشام نے نیند کر خمار میں گھمبیر لہجے میں آواز دی تو تہنیت کا دل بے ساختہ طور پر دھڑکا جی... یار تم بیڈ پر آجاؤ ہم ساتھ ہو جائیں گے مجھے کوئی مسئلہ نہیں وہ گھبراتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی اور بیڈ کے کونے سے لگ کر سونے لگیں احتشام نے ہاتھ بڑھا کر اسے کھینچا وہ کٹےءڈور کی طرح اس کے سینے سے جالگی... دھڑکنوں میں شور برپا تھا احتشام نے آنکھیں بند کر کے اس کے گرد حصار باندھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا اور آنکھیں موند گیا □ ❤

ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا اور پرندے اپنے چہچہاہٹ سے شور مچا رہے تھے اسی طرح فاروق والا میں گہما گہمی مچی ہوئی تھی کیونکہ آج ان کے گھر کی لاڈلی کا اُپٹن تھا بیٹا آپ اپنے گھر چلی جاؤ بھائی کی شادی ہے نہیں ماں وہاں بھائی ہیں تو یہاں دوست، نند اور بہن ہے میں برات وہاں سے لیکر آؤنگی اور باقی کے فنکشن یہاں سے اٹینڈ کرونگی... صدقے

جاؤں میرا بچہ تہنیت کے اس پیار پر علیزہ بیگم کی آنکھیں نم ہوئی اور اس کا ماتھا چوم

❤️

آج نوال کا اُپٹن تھا اور دوسری طرف سبحان کا اس بات کا کسی کو علم نہیں تھا کہ سبحان کے گھر والے بھی فاروق والا آرہے ہیں احتشام نے ان کو کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا یہ بات صرف احتشام کو اور فاروق صاحب کو پتا تھی...بیوٹیشن کو گھر پر بلوالیا تھا اور وہ ابھی نوال کو تیار کررہی تھی جو تقریباً ہو چکی تھی بس بال بنانا رہتے تھے اس کے بعد تہنیت کو تیار کرنا تھا

وہ کمرے میں آئی اور احتشام کو صوفے پر موبائل میں مصروف دیکھا شام یہ لے کپڑے

نکال دیئے فریش ہونے جائیں میں بس تیار ہو رہی ہوں اس نے احتشام کو بولا کے جانان (جان سے عزیز) جو آپ کا حکم اس نے شرارت سے بولا تو تہنیت جھینپ گئی.....وہ دوسرے روم میں فریش ہونے چلا گیا اور ادھر بیوٹیشن تہنیت کو تیار کرنے لگی۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرا بچہ بہت پیارا لگ رہا ہے اللہ نظر بد سے بچائے آسیہ بیگم محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا سبحان نے اپنی ماں کو گلے لگا یا.. ٹھیک ہے بھئی ہم تو سوتیلے ہیں حمزہ صاحب نے شرارت سے کہا تو دونوں ماں بیٹے ہسنے لگے

تہن میری گھڑی نہیں.........اس کے آدھے الفاظ منہ میں رہ گئے وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی اورنج شارٹ شرٹ اس کے نیچے پیلا غرارا کام والا دوپٹہ اور اپر سے کیے گئے میک اپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی احتشام کا دل چار سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا وہ اس کے قریب گیا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے بہت حسین لگ رہی ہیں آپ جاناں وہ اس کی تھوڑی پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تہنیت نے شرما کر اپنا منہ اس کے

سینے میں چھپا لیا احتشام اُس کی اس ادا پر دل و جان سے فدا ہوا اُس نے اپنے لب اُس کے ماتھے پر رکھے.. چلو میری جان نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں یا یہی رہنے کا ارادہ ہے نہیں نہیں چلیں..اچھا میری گھڑی تو دے دو تہنیت نے سائڈ ٹیبل کی دراز سے اسے گھڑی نکال کے دی اس نے پہنی پھر تہنیت کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیوں سے اترنے لگا. وہ اسے گھر کے لان میں لے کر آ گیا دونوں کو ساتھ دیکھ کر سب نے بے اختیار ماشاءاللہ کہا. سامنے کا منظر دیکھ کر تہنیت ایک پل حیران ہوئی اور بھاگتی ہوئی آسیہ بیگم کے گلے لگی امی آپ مجھے بتا دیتی کہ آپ لوگ آ رہے ہیں..بیٹا ہم میں سے کسی کو نہیں پتا تھا کہ آپ کے والدین آ رہے ہیں علیزہ بیگم ہنس کر بولی.. بھئی ہمارے داماد نے ہمیں منع کیا تھا کہ کسی کو نہ بتائے حمزہ صاحب چہک کر بولے...

تہنیت آصف صاحب سے ملی انہوں نے مسکرا کر اسے سینے سے لگایا

تقریب کا آغاز ہو چکا تھا سبحان صوفے پر بیٹھا نوال کا انتظار کر رہا تھا اتنے میں سامنے سے اس کو تہنیت اور احتشام لے کر آ رہے تھے ایک پل تو اس کا دل زور سے دھڑکا اپنی پسند کے کپڑوں میں دیکھ کر ایک پل اس نے سوچا کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے ابھی اس کو دیکھنے میں نے مگن تھا کہ تہنیت نے اس کے آگے چٹکی بجائی اور وہ ہوش میں آیا نوال کو

اس کے برابر میں بٹھایا اور رسم کا آغاز کیا.. بھائی سب سی پہلے آپ لگائے نوال کو ہلدی..

میں....ہاں جی آپ تو سبحان نے سب سے پہلے اس کے ہاتھ پر لگائی پھر منہ پر لگا کر ہاتھ

پیچھے کیا اور اس کی دل ہی دل میں نظر اتاری بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی پیلی کام دار

شرٹ نیچے پیلا ہی غرارہ پیلے پھولوں کا زیور ماتھے پر پھولوں کی ماتھا پٹی آنکھوں میں کاجل

لگا کر وہ سبحان کا دل دھڑکا گئی تھی.. بھائی تہنیت نے اس کے کان میں جھک کر کہا تو وہ

ہوش میں آیا باقی سب نے رسم شروع کی

تقریب رات کے تین بجے تک چلی سب مہمان جا چکے تھے بس سارے گھر والے لاؤنج

میں موجود تھے سارے چلو بیٹا آرام کرو سب علیزہ بیگم تھکن زدہ آواز میں بولی اور اپنے

کمرے میں چلی گئی نوال اور آصف صاحب بھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے آپ

چائے پینگے..جی اگر ہمت ہے تو بنا دیں ورنہ رہنے دیں نہیں نہیں میں بنا دیتی ہوں آپ

کمرے میں جا کر فریش ہو جائیں..اوکے جی وہ مسکراتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا اور

تہنیت چائے بنانے کیچن کی جانب

وہ چائے لے کر آئی مگر کمرے میں احتشام کو نہ پا کر اِدھر اُدھر ڈھونڈنے لگی کہ اتنے میں واش روم کا دروازہ کھلا اور وہ باہر آیا اسے دیکھ کر تہنیت کی آنکھیں سرم سے جھک گئی کیونکہ وہ شرٹ لیس تھا وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر بال ڈرائے کرنے لگا یہ رہی آپ کی چائے پی لیں میں فریش ہو کر آتی ہوں وہ اس کے پاس سے گزر کر واش روم کی جانب جانے لگے کہ احتشام نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنے قریب کیا.. جاناں......

اس نے جذبات سے بھرپور لہجے میں کہا.. جی.. اتنے ہی پیار سے جواب آیا آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی تھی میری جان وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا اچھا جی.. ہاں جی یہ بول کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تہنیت کی دھڑکن کی آواز وہ اپنے دل پر محسوس کر رہا تھا چلو جلدی سے فریش ہو کر آؤ مجھے نیند آ رہی ہے وہ اسے اپنے سے الگ کرتے ہوئے بولا وہ بھاگتی ہوئی واش روم کی جانب گئی اور احتشام اس کی جلد بازی پر مسکرایا

وہ باہر آئی اور اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گئی اتنے میں احتشام نے اسے اپنی طرف کھینچا اور بغیر کچھ کہے اس کے اوپر جھک گیا

ان کے اس ملن پر آسمان پر چاند بھی شرما کر بادلوں میں کہی چھپ گیا

"کمالِ ذاد فقط باتیں ہیں میرے محبوب □❤□❤"

ایک نئ صبح کا آغاز ہو چکا تھا سورج کی کرنوں سے تہنیت کی آنکھ کھلی اور خود کو احتشام کے حصار میں پا یارات کے سارے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھومے اور شرم سے اس کے سینے میں منہ چھپالیا..زندگی کی نئ صبح مبارک ہو جاناں وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا چلو جی فریش ہو کر آؤ پھر میں جاؤ نگا وہ اسے اپنے حصار سے نکالتے ہوئے بولا اور تہنیت دھڑکتے دل کے ساتھ واشروم کی طرف بھاگی...

آج نوال کی برات تھی آصف والا میں گہما گہمی مچی ہوئی تھی تہنیت اپنے میکے جا چکی تھی اس نے بارات وہاں سے لانی تھی

نوال برائڈل روم میں بیٹھی تھی کہ شور ہوا کہ بارات آگئ ہر طرف گہما گہمی مچی ہوئی تھی سبحان کو سٹیج پر بیٹھایا اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی بھائی صبر کر جائے آرہی ہے آپ کے

ہونے والی توجہ تہنیت شرارت سے اس کے کان میں گھس کر بولی تو وہ ایک دم شرمندہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا تہنیت اس کے گھبرانے پر قہقہہ لگا کر چل دی

ماں نکاح خواں آرہے ہیں احتشام نے آکر انہیں آگاہ کیا علیزہ بیگم نے اس کے سر پر گھونگھٹ ڈالا اتنے میں نکاح شروع ہوا نوال فاروق ولد فاروق آصف آپ کا نکاح سبحان حمزہ ولد حمزہ احمد حق مہر اکروڑ کے ساتھ کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے نوال نے دل میں ایک آیت پڑھی (فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ)❤ □ جی قبول ہے.. کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے (صبر رکھو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے).. کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے (ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے).جی قبول ہے ایک خوشی کا آنسو اس کے گال پر ٹپکا آج اس نے اپنے سارے حقوق سبحان حمزہ کے نام کر دیئے تھے □❤□❤

علیزہ بیگم نے اسے گلے لگایا نکاح مبارک میرے جگر کا ٹکڑا علیزہ بیگم اپنے آنسوں صاف کرتی پیچھے ہٹی فاروق صاحب نے آگے بڑھ کر نوال کا ماتھا چوما اور بولے خوش رہو میری بچی سدا سہاگن رہو.. احتشام نے اسے گلے لگایا اور سب اسٹیج کی جانب بڑھ گئے

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا سبحان حمزہ ولد حمزہ احمد آپ کا نکاح نوال فاروق ولد فاروق آصف حق مہر 10 لاکھ روپے کے ساتھ کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے. جی قبول ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے. جی قبول ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے. جی قبول ہے ان دونوں نے دس منٹ کے اندر اپنے تمام جملہ حقوق ایک دوسرے کے نام کر دیئے تھے سب نے اسے مبارک باد دی اسے جس کا انتظار تھا وہ آ کے ہی نہیں دے رہی تھی ابھی وہ اِدھر اُدھر نظر دوڑا رہا تھا کہ سامنے ہی وہ حسن کا پیکر اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی ایک طرف تہنیت دوسری طرف احتشام اس کا ہاتھ پکڑ کر لا رہے تھے جیسے جیسے وہ قریب آ رہی تھی سبحان کو اپنا دل کانوں میں ڈھرکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ اب بلکل قریب آ گی تھی احتشام نے نوال کا ہاتھ سبحان کے ہاتھ میں دیا

میری بہن کو خوش رکھنا سبحان اس کو ہم نے بہت ناز سے پالا ہے..جی بھائی انشاللہ سبحان نوال کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیج پر بیٹھا کر خود اس کے برابر میں بیٹھ گیا..بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ مسز سبحان..وہ اس کی تعریف پر جھینپ گئ تہنیت بیٹا آپ ابھی اپنے گھر جاؤ گی یا گھر چلو گی علیزہ بیگم نے تہنیت سے پوچھا.جی امی ابھی تو گھر جاؤں گی پھر صبح آ جاؤں گی چلو بیٹا ٹھیک ہے اللہ کی امان میں جاؤ وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولی

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا (اور یہ وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں ماں باپ اپنے جگر کے ٹکڑے کو رخصت کرتے وقت رو پڑتے ہیں) وہ اپنے ماں باپ اور بھائی کے گلے لگ کر خوب روئی

رخصت ہو کر نوال سبحان کے گھر آ گئی تھی بہت اچھے سے اس کا استقبال ہوا اب وہ سبحان کے کمرے میں موجود تھی

چلو سبحان بیٹا نوال انتظار کر رہی ہو گی جاؤ اپنے کمرے میں آسیہ بیگم نے سبحان کو پیار سے سے بولا جی امی بس جا رہا ہوں وہ ان کا ماتھا چومتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا 😍

ایک سیکنڈ بھائی آپ ایسے اندر نہیں جا سکتے تہنیت نے ناک چڑھا کر بولا کیو بھئی کیو نہیں جا سکتا بھئی پہلے میرا نیگ دے اس کے بعد جائیگا ایسا کوئی سین نہیں میرے پاس پیسے نہیں چلو ادھر سے وہ ڈرامائی انداز میں بولا بھائی یہ میرا حق ہے تہنیت منہ بنا کر بولی 🙂🙂

مذاق کر رہا تھا میری جان رو کیو رہی ہو وہ اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولا بتاؤ کتنے پیسے چاہیے بس پچاس ہزار کیاااا.... یہ بس ہیں اس نے مصنوعی غصے سے کہا بھئی دیں نہیں تو آج باہر سوئیں ہاہاہاہا نہیں نہیں یے لو اس نے ایک لاکھ روپے اس کے ہاتھ میں تھما کر اس کا ماتھا چومتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا ❤🌍

"ملتی ہے ہر طرف سے یوں تو زمانے کی ہر خوشی...

لیکن جو بات بھائیوں میں وہ کسی اور میں کہا"💞 ▯ ❤

تہنیت پچاس ہزار کی جگہ ایک لاکھ دیکھ کر خوش ہوتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی ❤

سبحان اندر ایا اسلام علیکم وہ سلام کرتا ہوا بیڈ پر بیٹھا نوال نے گردن سے سلام کا جواب دیا

کیسی ہیں اپ.... جی ٹھیک ہوں گھونگھٹ اٹھانے کی اجازت ہے سبحان نے اجازت لیتے

ہوئے کہا اس نے گردن سے ہاں بولا سبحان نے اس کا گونگٹ اٹھایا اور مبہوس ہو

گیا 😍😘

قریب ہو کر اس کے ماتھے پر پیار کی پہلی مہر سبت کی جس سے نوال کے گال بلش ہوئے

اوئے ہوئے کوئی تو بلش ہو رہا ہے سبحان نے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی میں اپ کے

لیے ایک تحفہ لایا تھا اس نے سائیڈ ٹیبل کی ڈرا سے مخملی ڈبیا نکالی اور پوچھا کیا میں اپ کو یہ

پہنا سکتا ہوں نوال نے اثبات میں سر ہلایا اس نے ڈبیا کھولی اس میں سے ہیرے کی بے حد

خوبصورت انگوٹھی نکالی اور اس کے ہاتھ میں پہنا دی اب اچھی لگ رہی ہے یہ کہتے ہوئے

اس کا ہاتھ چوما بہت پیاری ہے تھینک یو اس نے شرما کر بولا چلیں میڈم اپ چینج کر

لیں پھر شکرانے کی نفل پڑھنے ہیں وہ بیڈ سے اٹھتی واش روم کی جانب بڑھ گئ

ایک نئ صبح کا اغاز ہو چکا تھا تہنیت اپنے گھر جا چکی تھی نوال پولر جا چکی تھی سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے... بیٹا پولر چلی جاؤ پانچ بج رہے ہیں اٹھ بجے ہال جانا ہے. جی امی بس احتشام کے کپڑے نکال دوں پھر وہ چھوڑ دیں گے پولر چلو بیٹا بس جلدی کرو

احتشام اپ کا کورٹ اور پینٹ نکال کر استری کر کے رکھ دیا اب اپ مجھے پولر چھوڑ دیں۔۔
جی جی جو حکم اپ کا تہنیت کھل کھلاتے ہوئے اگے بڑھی ❤❤

تقریب جاری تھی سب خوشگیوں میں مصروف تھے ناوال اور سبحان اسٹیج پر بیٹھے سب کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے تہنیت مہمانوں کو دیکھ رہی تھی احتشام کھانے کا انتظام دیکھ رہا تھا سب مصروف تھے اج تو اپ کافی پیاری لگ رہی ہیں مسز سبحان نے ناوال کو دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا اپ بھی کم نہیں لگ رہے مسٹر سبحان اس کی تعریف پر سبحان دل کھول کر مسکرایا□❤🌍

تقریب اپنے اختتام پر پہنچی سب اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئے

تہنیت اور احتشام کے گھر والے فاروق ولا میں موجود تھے تہنیت سب کے لیے چائے بنا کر لائی اڑے بھائی اتنے دنوں بعد اپنی بیٹی کے ہاتھ کی چائے نصیب ہوئی ہے مزہ اگیا حمزہ صاحب تہنیت کو گلے لگاتے ہوئے بولے بیٹا ہم اپ سے اپنے تمام گناہوں کی اپ کے ساتھ جو ظلم ہوئے ہیں اس کی معافی مانگتے ہیں فاروق صاحب نے تہنیت کو دیکھتے ہوئے بولا نہیں دادا جان یہ سب میری قسمت میں لکھا تھا معافی مانگ کر شرمندہ نہ کریں تہنیت نے بہت محبت اور اعتماد سے فاروق صاحب کو دیکھتے ہوئے بولا بیٹا میری طرف سے اپ چاروں جاؤ اور اللہ کی بارگاہ میں حاضری لگواؤ یہ میری طرف سے شادی کا تحفہ ہے فاروق صاحب نے تہنیت احتشام نوال اور سبحان کو دیکھتے ہوئے بولا اور ان کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اپنے کمرے کی طرف چلے گئے یہ سن کر ان چاروں کے چہرے خوشی سے جھوم گئے سب مسکراتے ان چاروں کی دائمی خوشیوں کی دعا مانگنے لگے ♥♥

"میں لکھنے کو تو اپنی زندگی کی داستاں لکھ دوں

پر کیسے چھوڑ کر تیرا نشاں بے نشاں لکھ دوں

ابھی تو یہ چاہت ادھی ادھوری ہے میری جان

میں کیسے تیری انکھ کے انسو کو مسکان لکھ دوں

تم زندگی اپنے نام لکھنے کی شرط رکھتے ہو

میں لکھنے بیٹھوں تو ساری رات تیرے نام لکھ دوں

سواب تو لگتا ہے تمنا پوری ہو گئی ہے عابد

وہ کہتا ہے میں اوار گی اس کے نام لکھ دوں "

ختم شد ♥

شکرالحمداللہ ♥ ♥

میرا دوسرا ناول بھی اختتام پذیر ہوا امید ہے جس طرح میرا پہلا ناول اللہ پاک کی مدد

سے اپ سب تک پہنچا اور اپ نے ان کو سراہا میں اس کی شکر گزار ہوں یہ "سرورِ عشق"

میں نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی ہے کہ یہ اپ سب کو پسند ائے اور اگر یہ اپ

کو اچھے لگے تو اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں اس سے ایک رائٹر کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے

اور کچھ کمی ہو تو معافی چاہتی ہوں 🙏❤

جزاکاللہ ہو خیر

فی امان اللہ ❤ ❤ ❤

آپ کی رائٹر نور ارشد ❤

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959